18 نومبر، 2021ء کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

آزمائش کی حکمتیں

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿...زندگی سراپا امتحان و آزمائش ہے

✿..."اللہ پاک آزمائش فرماتا ہے" اس کا مطلب...!

✿... آزمائش کی 3 اَقْسام اور ان میں کامیابی کے طریقے

✿...30 سال بعد بدنگاہی کی سزا ملی... (واقعہ)

پیشکش

اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃُ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنیٰ ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ نیت دِل کے ارادے کو کہتے ہیں، جب بھی مسجد میں حاضِری نصیب ہو، یاد کرکے اعتکاف کی نیت کر لیا کیجئے! ذرا سی تَوَجُّہ کی ضرورت ہے، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں ثواب ہاتھ آئے گا۔ یادر کھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی یا آبِ زَم زَم پینا وغیرہ شرعاً جائز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائز ہو جائیں گے۔

درودِ پاک کی فضیلت

حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عَوْف رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے: ایک دن نبیوں کے سردار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دولت خانے (یعنی گھر مبارک) سے باہَر تشریف لائے اور ایک باغ کی طرف رُخ فرمایا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے دیکھا تو پیچھے پیچھے ہو لئے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باغ میں داخِل ہوئے، قبلے کی طرف منہ کیا اور سَر سجدے میں رکھ دیا، حضرت عَبْدُ الرَّحْمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ عَنْہ دُور کھڑے دیکھتے رہے، فرماتے ہیں: بے کسوں کے مددگار، سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بہت لمبا سجدہ کیا، یہاں تک کہ مجھے خوف ہونے لگا کہ کہیں حالتِ سجدہ ہی میں اللہ پاک نے رُوح مُبارَک قبض نہ فرما لی ہو، یہ خیال آتے ہی میں آگے بڑھا، میرے قدموں کی آواز سُن کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

وسَلَّم نے سَر مُبارَک اُٹھایا، پوچھا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: حُضُور! عَبْدُ الرَّحْمٰن۔ فرمایا: کیا کام ہے؟ میں نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم! آپ نے اتنا لمبا سجدہ کیا، مجھے خوف ہونے لگا تھا کہ کہیں اللہ پاک نے سجدہ ہی میں رُوحِ مُبارَک قبض نہ فرمالی ہو۔

عاشقِ زار کی محبت بھری بات سُن کر اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی، مُحَمَّد عربی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے طویل سجدے کی حکمت بیان کی، فرمایا: میرے پاس جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلام حاضِر ہوئے اور بتایا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم! اللہ پاک فرماتا ہے: اے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم! جو آپ پر درود پڑھے گا، میں اس پر رحمتیں نازِل فرماؤں گا، جو آپ پر سلام بھیجے گا، میں اس پر سلامتی اُتاروں گا۔ اس نعمت کا شکر ادا کرنے کے لئے میں نے اتنا لمبا سجدہ کیا۔[1]

اَللّٰہُ اَکْبَر! **اے عاشقانِ رسول!** غور کیجئے! ✿دُرود کس نے پڑھنا ہے؟ اُمَّتی نے ✿رحمت کسی پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ✿سلام کس نے بھیجنا ہے؟ اُمَّتی نے ✿اللہ کریم کی سلامتی کس پر اُترے گی؟ اُمَّتی پر ✿ اور سجدۂ شکر کون ادا کر رہا ہے؟ اُمَّت کا غم کھانے والے، شفاعت فرمانے، اُمَّت کو بخشوانے والے، جنَّت میں پہنچانے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم...! سُبْحٰنَ اللہ! اندازہ کیجئے! ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم کو اپنی اُمَّت سے کتنا پیار ہے۔ اللہ! اللہ! اُمَّت گُناہ کرے، آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم راتیں رَو رَو کر گزاریں، اُمَّت کو نعمت ملے، آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم شکر کے سجدے کریں۔ اَعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بھائی جان، مولانا حسن رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں:

---

(1)... مسندِ اَحْمد، جلد:1، صفحہ:191، حدیث:1664۔

تم کو تو غلاموں سے ہے کچھ ایسی محبت | ہے ترکِ ادب ! ورنہ کہیں ہم پہ فدا ہو [1]

وضاحت: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم! آپ کو اپنے غلاموں سے اتنی مَحبّت ہے، یہ ادب نہیں ہے ورنہ ہم کہیں کہ آپ اپنے غلاموں پر فِدا ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

حدیثِ پاک میں ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیّات اَعْمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔[2]

پیارے اسلامی بھائیو! اچھی نیت بندے کو جنّت میں پہنچا دیتی ہے، بیان سننے سے پہلے کچھ اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے: ۞ رِضائے اِلٰہی کے لئے بیان سُنوں گا ۞ عِلْمِ دین سیکھوں گا ۞ پورا بیان سُنوں گا ۞ ادب سے بیٹھوں گا ۞ نصیحت حاصِل کروں گا ۞ اَحْمَدِ مجتبیٰ، مُحَمَّد مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وَسَلَّم کا نامِ پاک سُن کر درودِ پاک پڑھوں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

زندگی سراپا امتحان و آزمائش ہے

پارہ:17، سورۂ انبیاء، آیت:35 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةًؕ وَ اِلَیْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝۳۵

ترجمہ کنزالایمان: ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے، جانچنے کو اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔

---

1 ... ذوق نعت، ص211۔

2 ... بخاری، کِتَاب: بدءُ الْوَحی، صفحہ:65، حدیث:1۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ اس دُنیا میں ہماری زِندگی سراپا امتحان و آزمائش ہے۔ ہمیں اس دُنیا میں مسلسل آزمایا جاتا رہے گا، انہی امتحانات سے گزرتے گزرتے آخر ہمیں موت آجائے گی اور ہم اللہ پاک کی طرف پلٹ جائیں گے۔

یہ آتی جاتی ہوئی سانسیں زِندگی کے لئے	اِک امتحان مسلسل ہے آدمی کے لئے

آزمائش کسے کہتے ہیں...؟

اس آیت میں لفظ استعمال ہوا: "نَبْلُوَ"۔ اس لفظ کا معنی بیان کرتے ہوئے مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الامّت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: آزمانے، جانچنے اور امتحان لینے کو اِبْتِلا کہتے ہیں، لہٰذا اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ہم تمہارا اِمْتِحان لیں گے یا تم میں سے کھرے کھوٹے کو ظاہِر کریں گے۔[1] یہیں سے یہ بھی ظاہِر ہو گیا کہ اَصْل میں امتحان کا مقام دُنیا ہے، یہ جو بعض لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ **"مولانا! کیا قبر و آخرت سے ڈراتے ہو؟ جو ہو گا دیکھا جائے گا"** ایسے نادانوں کو سمجھ لینا چاہئے کہ دیکھنے، سوچنے، سمجھنے اور عمل کرنے کا مقام دُنیا ہے، یہیں دیکھا جائے گا، قبر و آخرت رزلٹ نکلنے کا مقام ہے اور رزلٹ کا صِرْف سامنا کیا جاتا ہے، رزلٹ اچھا ہو یا بُرا ہو، اسے قبول ہی کرنا پڑتا ہے۔ لہٰذا!

پیشتر مرنے سے کرنا چاہئے	موت کا سامان آخِر موت ہے

ڈاکٹر اقبال کہتا ہے:

یہ گھڑی محشر کی ہے، تُو عرصۂ محشر میں ہے	پیش کر غافِل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

غرض؛ ہم جب تک دُنیا میں ہیں، ہمارا اِمتحان ہو رہا ہے، گویا ہم کمرۂ امتحان میں

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:156، جلد:2، صفحہ:95۔

ہیں، ہم نے ابھی دیکھنا ہے، ابھی سوچنا، سمجھنا اور عَمَل کرنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو دُنیا اور آخرت کے تمام امتحانات میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

نہ نامے میں عبادت ہے، نہ پلے کچھ ریاضت ہے
اِلٰہی! واسطہ دیتا ہوں میں میٹھے مدینے کا
اِلٰہی! مغفرت فرما ہماری اپنی رحمت سے
بچا دُنیا کی آفت سے، بچا عقبیٰ کی آفت سے [1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

"اللہ پاک آزمائش فرماتا ہے" اس کا مطلب...!!

یہاں ایک بات جو اچھی طرح ذِہن میں بٹھا لینی چاہیے وہ یہ کہ اللہ پاک سب کچھ جانتا ہے، اللہ پاک کو آزمانے کی، جانچنے کی، پرکھنے کی کوئی حاجت نہیں، البتہ اس دُنیا میں امتحان لئے جاتے ہیں، آزمائش کی جاتی ہے اور ان امتحانات کے ذریعے ہمارے کردار کا، ہماری قابلیت کا اِظْہار کیا جاتا ہے۔ مشہور مفسرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امتحان ہمیشہ عِلْم کے لئے نہیں ہوتا، امتحان سے کبھی خود امتحان دینے والے کو بتانا منظور ہوتا ہے (کہ وہ کس درجے کا آدمی ہے، اس میں کتنی قابلیت ہے) اور کبھی دوسروں کو (بتانا مقصود ہوتا ہے کہ دیکھو! ہمارا یہ بندہ کیسا بلند رُتبہ ہے، کیسے سخت امتحان میں کامیاب ہو گیا)۔ اگر بغیر امتحان کئے انعام تقسیم کریں اور کسی کو معمولی اور کسی کو بھاری انعام دیں اور کسی کو بالکل محروم رکھیں تو یقیناً سب کو شکایت ہو گی، لہٰذا اِس دُنیا میں امتحان لئے جاتے ہیں کہ جو امتحان میں جتنے اچھے طریقے سے پاس ہو گا، اسے اتنا بڑا انعام

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 403۔

دیا جائے گا۔ دیکھو! حضرت امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ جنَّتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا (کہ انہیں اتنا بلند رُتبہ کیوں دیا گیا) کیونکہ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ دُنیا میں صابِرین (یعنی صبر کرنے والوں) کے بھی سردار ہیں۔[1] معلوم ہوا اللہ پاک کا اپنے بندوں کا امتحان لینا اپنے عِلْم کے لئے نہیں بلکہ انسان کی قابلیت ظاہِر کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

قُلْزُمِ ہستی سے تُو اُبھرا ہے مانندِ حباب | اس زیاں خانے میں تیرا اِمتحاں ہے زندگی

مطلب: یہ کہ انسان مٹّی کا ایک پُتلا ہے، اس کی حیثیت سمندر میں بلبلے جیسی ہے اور دُنیا (جہاں انسان رہتا ہے، یہ) نقصان کا گھر ہے، یہاں انسان کا مسلسل امتحان لیا جاتا ہے اور ان امتحانوں کے ذریعے انسان کو بلبلے سے سمندر کر دیا جاتا ہے، یعنی بلند مقام عطا کیا جاتا ہے۔

ضرور کچھ تو بنائے گی زندگی مجھ کو | قدم قدم پہ مرا امتحان لیتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

امتحان کی اَقْسام اور کامیابی کے طریقے

ہمارے ہاں عام طَور پر مشکل، پریشانی، بیماری، تنگ دستی اور غربت وغیرہ کو ہی آزمائش کہا جاتا ہے لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے، قرآنِ کریم کو بغور سمجھ کر پڑھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ دُنیا کی اس زِندگی میں کامیاب ہونے کے لئے ہمیں جن آزمائشوں سے گزرنا ہوتا ہے، وہ آزمائشیں 3 قسم کی ہیں:

(1): شرعی اَحْکام (2): خُوشیاں اور نعمتیں

(۳): مشکلات، مصیبت اور پریشانیاں

[1]... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:155، جلد:2، صفحہ:100 بتغیر قلیل۔

(1): شَرعی اَحکام کے ذریعے آزمائش کا بیان

شرعی احکام: یہ بھی آزمائش ہیں ۞ہم پر روزانہ 5 نمازیں فرض ہیں ۞رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں ۞شرائط پائی جائیں تو زکوٰۃ فرض ہوتی ہے ۞شرائط پائی جائیں تو حج فرض ہوتا ہے ۞والدین کی خِدمت ۞رشتہ داروں سے نیک سلوک ۞شراب سے بچنا ۞جُوئے سے بچنا ۞سُود ۞رشوت وغیرہ سے بچنا، غرض جتنے شرعی اَحکام ہیں، ان سب کے ذریعے ہمیں آزمایا جاتا ہے، پرکھا جاتا ہے، امتحان ہوتا ہے کہ کون اللہ پاک کے اَحکام کمال فرمانبرداری سے مان لیتا ہے اور کون عقل کے گھوڑے دوڑاتا ہے، کون نفس و شیطان کی بات مان کر اللہ پاک کی نافرمانی کرتا ہے، کون مال و دولت کی لالچ میں اللہ پاک کو بُھولتا ہے، اپنے گناہوں پر پُھولتا ہے، کون ہے جو جنّت کے بدلے جہنّم خریدتا ہے؟ پارہ:29، سورۂ ملک، آیت:2 میں ارشاد ہوتا ہے:

الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ (پارہ:29، سورۂ ملک:2) | ترجمہ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زِندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو

یہاں اللہ پاک نے زِندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت بیان فرمائی کہ زِندگی اور موت کو اس لئے پیدا کیا گیا تاکہ تمہاری آزمائش ہو، تمہیں جانچا جائے۔ کیا آزمائش ہو گی؟ کیا جانچ کی جائے گی؟ فرمایا:

اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ (پارہ:29، سورۂ ملک:2) | ترجمہ کنزالایمان: تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے

حضرت اِبْنِ عمر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے روایت ہے: سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سورۂ مُلک کی تِلاوت فرمائی جب اس آیتِ کریمہ پر پہنچے تو فرمایا: یہ جانچ ہو

گی کہ کون اللہ پاک کی حرام کردہ چیزوں سے زیادہ بچتا ہے اور کون اللہ پاک کے اَحکام پر عمل کرنے میں زیادہ جلدی کرنے والا ہے۔[1]

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی آزمائش کا واقعہ

6 ہجری کا واقعہ ہے، اس سال صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم عمرہ کی نیت سے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے، مکہ مکرمہ میں اس وقت تک کافِروں کی حکومت تھی، لہٰذا صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کو حُدَیْبِیَہ کے مقام پر رُکنا پڑا، آخر کافِروں سے ایک مُعَاہدہ کیا گیا جسے صُلحِ حُدَیْبِیَہ کہتے ہیں۔

اس موقع پر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا امتحان لیا گیا، شریعت کا حکم ہے کہ جب اِحرام باندھا ہو، اس وقت خشکی کے جانوروں کو مارنا، ان کا شکار کرنا حرام ہے۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم چونکہ عمرہ کی نیت رکھتے تھے، اِحرام باندھے ہوئے تھے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم میں بہت سے وہ تھے کہ شکار کرنا ان کے معمولات کا حِصَّہ تھا، بعض صحابہ تو شِکار کا شوق رکھتے تھے، اب اس حالت میں اللہ پاک نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کا امتحان لیا، شِکار کئے جانے والے جانور، چرند، پرند مثلاً ہرن وغیرہ کثرت سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم کی سواریوں کے قریب آگئے بلکہ خیموں کے اندر تک گُھس گئے، اس وقت اتنی کثرت سے جانور آئے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُم فرماتے ہیں: ان جانوروں کا ہاتھ سے شِکار کر لینا بلکہ بغیر ہتھیار کے صِرف ہاتھ سے پکڑ لینا بھی بالکل اختیار میں تھا۔

اب ذرا غور کیجئے! بندے کو جس کام کا شوق ہو یا جو کام اُس کے معمولات کا حِصَّہ ہو،

---

1 ... تفسیر قرطبی، پارہ:29، سورۂ ملک، زیرِ آیت:2، جلد:9، صفحہ:135۔

اس کام سے منع کر دیا جائے اور ساتھ ہی اُس کام کے بہت اسباب بھی بنا دیئے جائیں، اس حالت میں اُس کام سے رُکنا کس قدر دُشوار ہوتا ہے...!! ہمارے ہاں لوگ ڈاکٹر کے منع کر دینے کے باوُجُود بر گر، پزے، سگریٹ، چائے، کافِی وغیرہ نہیں چھوڑ پاتے مگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کی اطاعت و فرمانبرداری پر، ان کے کامِل ایمان پر قربان جائیے! ان جانوروں کا شِکار کرنا تو بہت دُور کی بات ہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ نے ان جانوروں کو آنکھ بھر کر بھی نہیں دیکھا اور قُدْرت کے اس امتحان میں پُوری طرح کامیاب ہوئے۔[1]

یہ ہے امتحان! یہ ہے آزمائش...! شرعِی اَحْکام کے ذریعے ہماری بھی آزمائش ہے، ❁ ایک طرف میٹھی نیند ہے، دوسری طرف نمازِ فجر ہے، آزمائش ہے کہ کون نیند قربان کر دیتا ہے اور کون نمازِ فجر کی سَعَادت سے محروم رہتا ہے ❁ ایک طرف کاروبار ہے، دوسری طرف فرض نمازیں ہیں ❁ ایک طرف کام کاج ہیں، خواہشات ہیں، دوسری طرف رمضان کے روزے ہیں ❁ ایک طرف دُنیوی عیش وعِشْرت ہے، دوسری طرف حج ہے ❁ ایک طرف فیشن پرستی ہے، دوسری طرف سُنَّتِ مصطفےٰ ہے، اب آزمائش ہے، دیکھا جاتا ہے کہ کون اللہ پاک کے اَحْکام کے سامنے سَر جھکاتا ہے، کون سُنَّتِ مصطفےٰ اپناتا ہے اور کون ہے جو عارضی دُنیا کی رنگینیوں میں گم ہو کر اپنی آخرت داؤ پر لگا ڈالتا ہے۔

صُوفیائے کرام فرماتے ہیں: ہمارے اَعْضا پر، ہماری آنکھ پر، ہماری زبان پر، ہمارے ہاتھوں پر، ہمارے پُورے وُجُود پر، ہمارے مال و دولت پر، غرض ہماری ہر چیز پر شریعت کا کنٹرول ہے، جو شریعت کی حَدوں کو توڑتا ہے، روزِ قیامت اسے دَرْدناک عذاب کا سامنا ہو

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:94، جلد:7، صفحہ:70-71 خُلاصۃً۔

گا۔[1] سرکارِ بغداد، حُضُور غوثِ پاک شیخ عبد القادِر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اِمْشِ تَحتَ ظِلِّ کِتَابِ اللہِ وَ سُنَّةِ رَسُولِهٖ قَدْ اَفْلَحْتَ اللہ پاک کی کتاب (قرآنِ مجید) اور سُنَّتِ مصطفےٰ کے سائے میں زِندگی گزارو...! کامیاب ہو جاؤ گے۔[2]

شرعی اَحْکام والی آزمائش میں کامیابی کا طریقہ

اے عاشقانِ رسول! معلوم ہوا شرعی اَحْکام میں بھی ہمارا امتحان ہے اور اس امتحان میں کامیابی کی صِرف ایک ہی صُورت ہے، وہ یہ کہ بندہ پابندی کے ساتھ شرعی اَحْکام پر عَمَل کرے۔

ہمیشہ یاد رکھئے! دُنیا میں شَرْعِی اَحْکام کے ذریعے جو ہماری آزمائش کی جارہی ہے، یہ آزمائش زِندگی کی آخری سانس تک جاری رہے گی۔ جو شخص بالغ ہے اور اُس کی عقل سلامت ہے، وہ کسی وقت بھی شریعت کی پہرے داری سے آزاد نہیں ہو سکتا، اگر کوئی عُذر ہے، کوئی مجبوری ہے تو شریعت اُسے رعایت دیتی ہے ❁ جو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتا، وہ بیٹھ کر پڑھ لے ❁ جو بیٹھ کر نہیں پڑھ سکتا، لیٹ کر پڑھ لے ❁ جو حرکت نہیں کر سکتا، وہ اشارے سے پڑھے، البتہ نماز پڑھنی ضرور پڑے گی ❁ جو شدید بیمار ہے، روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتا، وہ فِی الوقت روزہ نہ رکھے مگر بعد میں اُس کی قضا کرنی پڑے گی۔ غرض؛ جب تک سانس چل رہی ہے اور عقل سلامت ہے، شرعی اَحْکام سے آزاد ہو جانے کی کوئی صُورت نہیں ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ مائدہ، زیرِ آیت:94، جلد:7، صفحہ:77۔
2 ... فتح الرَّبَّانی، صفحہ:29۔

وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ ﴿۹۹﴾ (پارہ:14، سورۂ حجر:99)

ترجمہ کنزالایمان: اور مرتے دَم تک اپنے رَبّ کی عبادت میں رہو۔

اسلام کے دُوسرے خلیفہ اَمِیْرُالْمُؤْمِنِیْن حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا واقعہ مشہور ہے، جب آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تو آپ کا خُون کافِی بہہ گیا تھا، آپ پر غشی طارِی تھی، جب غشی سے بیدار ہوئے تو فرمایا: کیا لوگوں نے نماز ادا کر لی؟ بتایا گیا: جی ادا کر لی۔ فرمایا: لَا اِسْلَامَ لِمَنْ تَرَکَ الصَّلَاۃَ یعنی جو نماز چھوڑے وہ حقیقی مسلمان ہی نہیں ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے وُضُو کیا اور نمازِ فجر ادا فرمائی۔ (1)

شرعی اَحکام پر عمل کرنے کا ایک فائدہ

شاہ ولی اللہ مُحَدِّث دِہلوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے انسان کے اندر دو قُوَّتیں رکھی ہیں: (1): قُوَّتِ بَہِیْمِیّہ (یعنی جانوروں والا وَصف) (2): اور قُوَّتِ مَلَکِیّہ (یعنی فرشتوں والا وَصف)۔ انسان کے اندر یہ دونوں قُوَّتیں موجود ہونا یا یُوں کہہ لیجئے کہ خُود انسان کا اپنا وُجُود ہی اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ انسان پر شرعی اَحکام لازِم کئے جائیں تاکہ اللہ پاک جو انسان کا خالق ہے، انسان کو بخوبی جانتا ہے، انسان کی صلاحیت کو جانتا ہے، اُس اللہ پاک کے دیئے ہوئے اَحکام پر عَمَل کر کے انسان فرشتہ صِفَّت بن جائے اور جن کاموں سے اللہ پاک منع فرمائے، اُن کاموں سے رُک کر بندہ جانوروں والے کام سے، درندگی سے، وحشی پَن سے بچ جائے۔ (2)

---

1 ... فیضانِ فاروقِ اعظم، جلد:1، صفحہ:761۔

2 ... حجۃ اللہ البالغہ، جلد:1، صفحہ:42 خلاصۃً۔

مَعلُوم ہوا اگر ہم شریعت کے اَحْکام پر واقعی عَمَل کرنے والے بن جائیں تو اس کی برکت سے ان شآءَاللہُ الکَرِیْم! ہم حقیقی معنوں میں انسان بَن سکیں گے، درندگی، وَحْشی پَن جو آج کل کئی معاشروں میں زَور پکڑتا جا رہا ہے، اس سے نجات مل جائے گی۔ دُنیا کا سَروَے کر لیجئے! وہ مُعاشَرے جہاں اسلامی نظام نہیں ہے، جہاں اسلامی اَحْکام نافِذ نہیں ہیں، جو لوگ شَرْعی اَحْکام کو مانتے ہی نہیں ہیں یا مانتے تو ہیں مگر اُن پر عمل نہیں کرتے، وہاں گمراہی، بُری عادات، بُرے طَور طریقے عام ہیں، وہاں جُرْم اور وہ بھی گھٹیا ترین جُرْم عام ہیں، آئے روز خبریں آتی رہتی ہیں: فلاں ملک میں 10 سالہ بچی بغیر شوہر کے ماں بن گئی، فلاں ملک میں چوریوں کی تعداد اتنے فیصد بڑھ گئی، فلاں ملک میں خودکشی، قتل، ڈکیتی کی شرح اتنے فیصد بڑھ گئی۔ یہ خبریں ہم سُنتے رہتے ہیں، یہ سب کیا ہے؟ درندگی ہے، وحشی پَن ہے، یہ انسان کا انسانیت کے درجے سے گِر جانا ہے اور یہ کیوں ہے؟ اس لئے کہ اُن معاشروں میں شَرْعی اَحْکام نافِذ نہیں ہیں، اسی طرح وہ معاشرے جہاں شرعی اَحْکام کو مانا تو جاتا ہے مگر عِلْمِ دین سے دُوری کی وجہ سے لوگ دِین سے بیزار نظر آتے ہیں، دِین پر، شرعی اَحْکام پر عَمَل نہیں کرتے وہاں بھی ایسے واقعات آئے روز ہوتے رہتے ہیں، کبھی چھوٹی بچیوں کو درندگی کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا جاتا ہے، کبھی ننھی ننھی کلیوں کو پریشر ککر میں ڈال کر معاذ اللہ! آگ پر رکھ دیا جاتا ہے۔ یہ سب درندگی اور وحشی پَن صِرْف اور صِرْف شرعی اَحْکام پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہے۔ اگر انسان اپنی ذات پر پُوری طرح شرعی احکام کو نافِذ کر لے تو یہ درندگی، یہ جانوروں والا رَوِیَّہ سب ختم ہو جائے اور انسان فرشتہ صِفَّت بن جائے۔

اللہ پاک ہم سب کو حقیقی معنوں میں شرعی اَحکام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

ہر کام شریعت کے مطابق میں کروں کاش!	یارَبّ! تُو مبلغ مجھے سُنَّت کا بنا دے[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): نعمتوں کے ذریعے آزمائش کا بیان

اے عاشقانِ رسول! اس دُنیا میں ہم جن آزمائشوں سے گزرتے ہیں، ان کی دوسری قسم ہے: **مختلف نعمتیں**۔ عام طور پر مصیبت کو، پریشانی کو، تنگدستی اور غربت کو، بیماری کو، عزیز رشتہ داروں کی موت وغیرہ کو ہی آزمائش سمجھا جاتا ہے مگر قرآنِ کریم میں غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آزمائش صِرف مصیبت وپریشانی میں نہیں ہے، نعمت ملنا بھی ایک آزمائش ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے:

وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَ الْخَیْرِ فِتْنَةًؕ (پارہ:17، سورۂ انبیا:35)	ترجمہ کنزالایمان: اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں بُرائی اور بھلائی سے

معلوم ہوا انسان کو صِرف بُرائی (مثلاً دُکھ، دَرْد، غم اور پریشانی) ہی سے نہیں آزمایا جاتا بلکہ بھلائی (مثلاً راحت، تندرستی، نعمت، دولت) دے کر بھی آزمایا جاتا ہے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا حکمت بھرا فرمان

اللہ پاک کے نبی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بڑا مشہور ہے، جب ملکہ بلقیس حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدمت میں حاضِری کے لئے یَمَن سے روانہ ہوئیں، حضرت

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ:115۔

سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دربارِ عالی سے کچھ فاصلے پر تھیں، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے درباریوں کو فرمایا:

اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ﴿۳۸﴾ (پارہ:19، سورۂ نمل:38)	ترجمہ کنزالایمان: اے درباریو! تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے، قبل اس کے کہ وہ میرے حُضُور مطیع ہو کر حاضِر ہوں۔

ایک بڑے طاقتور جِنّ نے کہا: عالی جاہ میں وہ تخت حاضِر کروں گا اور آپ کے دربار کا وقت ختم ہونے سے پہلے لے آؤں گا۔ فرمایا: میں اس سے بھی جلدی چاہتا ہوں۔ اب حضرت آصف بن برخیا رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے عرض کیا:

اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ (پارہ:19، سورۂ نمل، آیت:40)	ترجمہ کنزالعرفان: میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔

واقعی پلک جھپکنے ہی کی دَیر لگی اور حضرت آصف رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے میلوں دُور، سات کمروں کے اندر رکھا ہوا تخت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدْمت میں حاضِر کر دیا گیا، اس وقت حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ۚ (پارہ:19، سورۂ نمل، آیت:40)	ترجمہ کنزالایمان: یہ میرے رَبّ کے فضل سے ہے۔

اور اللہ پاک نے یہ انعام کیوں بخشا، یہ فضل کیوں فرمایا، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا:[1]

1 ...واقعہ کی تفصیل کے لئے دیکھئے: تفسیر صراط الجنان، جلد:7، صفحہ:200 تا 205۔

لِيَبْلُوَنِيْٓ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ (پارہ:19،سورۂ نمل، آیت:40)	ترجمہ کنزالایمان: تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری

معلوم ہوا اِنعامات کے ذریعے، نعمتیں دے کر، خوشیاں دے کر، مال و دولت دے کر بھی آزمایا جاتا ہے اور اس میں آزمائش کیا ہے؟ یہ دیکھا جاتا ہے کہ بندہ شکر گزار بنتا ہے یا ناشکری کرتا ہے، کون ہے جو نعمتیں ملنے پر فخر و غرور اور تَکَبُّر کا شِکار ہو جاتا ہے اور کون ہے جو عاجزی و انکساری کرتا ہے، کون ہے جو نعمتوں کو اپنی طاقت و قُوَّت اور محنت کا نتیجہ قرار دیتا ہے اور کون ان نعمتوں کو محض اللہ پاک کا فضل سمجھتا ہے۔ یہ ہے آزمائش...!

نعمتوں کی کَثْرت سرکش بنادیتی ہے

عام طَور پر جو رونا رویا جاتا ہے وہ مصیبت اور پریشانی والی آزمائش کا رویا جاتا ہے مگر حقیقت میں دیکھا جائے تو اَصْل آزمائش نعمتیں ملنا ہے کیونکہ نعمتوں کی کثرت، مال و دولت کی کثرت، عِزت، شہرت، مقام و مرتبہ، خوشحالی، یہ تمام چیزیں عام طور پر انسان کو سرکش بنادیتی ہیں یا کم از کم غفلت کا سبب بنتی ہیں اور آدمی دِن بہ دِن راہِ حق سے دُور ہٹتا چلا جاتا ہے اور بعض نادان تو وہ بھی ہیں جو نعمتوں کی کثرت، خوشحالی اور مقام و مرتبے کی وجہ سے غرور وتَکَبُّر کے ایسے گڑھے میں گرتے ہیں کہ ہمیشہ کے لئے ذلیل ورُسوا ہو کر رِہ جاتے ہیں۔ دیکھ لیجئے! ۞ فرعون کو آزمایا گیا تھا، کیسے؟ تاج و تخت اور حکومت دے کر مگر یہ بدبخت سرکش ہوا اَور خُدائی کا دعویٰ کرنے لگا ۞ نمرود کو بھی آزمایا گیا تھا ۞ یزید کو بھی آزمایا گیا تھا، ان بدبختوں نے ان نعمتوں کا شُکْر ادا نہیں کیا اور سرکش ہو گئے۔ مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

نَفْسِ کَس رَا فِرْعَوْن نیست	لَیْک اُوْ رَاعَوْن کَس رَا عَوْن نیست

یعنی: کون ہے جس کا نفسِ اَمّارہ فِرْعَون نہیں ہے، ہاں! فِرْعَونِ مِصر کو تاج و تخت دیا گیا تھا، ہر ایک کو تاج و تخت نہیں ملتا۔

مطلب یہ کہ اگر ہم جیسے عام انسانوں کو بھی فرعون کی طرح تاج و تخت دے دیئے جائیں، حکومت، طاقت، قُوَّت اور مال و دولت عطا کر دی جائے تو شاید ہم بھی سرکشی کریں اور شاید فرعون سے بھی دو ہاتھ آگے گزر جائیں۔ آج کل تو اس کی مثالیں بہت عام ہیں، ❁ جس کے ہاتھ میں چار پیسے آتے ہیں، اس کی آنکھیں آسمان پر جا لگتی ہیں ❁ اچھی نوکری مل جائے تو لوگ بوڑھے والدین کو دھکے مار دیتے ہیں ❁ غریب رشتے داروں سے آنکھیں پھیر لیتے ہیں ❁ چار لفظ بولنے آجائیں تو دوسروں کو جاہِل سمجھنا شروع کر دیا جاتا ہے ❁ جو کبھی غُربت سے تنگ آکر رَو رَو کر اللہ پاک سے دُعائیں کر رہے ہوتے ہیں، جیسے ہی اُن کے ہاتھ میں چار پیسے آتے ہیں، ذرا خوشحالی آتی ہے، اللہ پاک کی نافرمانیوں پر ایسے کمربستہ ہوتے ہیں کہ.. بَس اللہ پاک کی پناہ! اِمامِ اہلسنّت، سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایسوں کو گویا سمجھاتے ہوئے فرما رہے ہیں:

رِزقِ خُدا کھایا کِیا، فرمانِ حق ٹالا کِیا	شُکرِ کرم، ترسِ سزا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں [1]

وضاحت: اللہ پاک کا دِیا ہوا رِزق کھانا...! اللہ پاک کے اَحکام پر عَمَل نہ کرنا...! اے نفس...! نہ نعمتوں کا شُکر، نہ روزِ قیامت سزا کا ڈَر... یہ بھی نہیں، وہ بھی نہیں۔

1 ...حدائقِ بخشش، صفحہ: 111۔

اندھے، کوڑھی اور گنجے کی آزمائش

بُخاری شریف کی حدیثِ پاک ہے: حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ راوی ہیں، سرکارِ عالی وقار، مکی مدنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں 3 آدمی تھے: (1): بَرَص (یعنی جسم پر سفید دھبوں) کا مریض (2): گنجا اور (3): اندھا۔

قُدرت کو ان تینوں کا امتحان منظور ہوا، چنانچہ اللہ پاک نے ان تینوں کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ یہ فرشتہ برص والے کے پاس آیا اور کہا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ برص والا بولا: اچھا رنگ، خوبصورت جسم اور اس بیماری کا خاتمہ جس کی وجہ سے لوگ مجھے بُرا سمجھتے ہیں۔ فرشتے نے اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اُس کی بیماری دُور ہوگئی اور اسے اچھا، خوبصُورت جسم دے دیا گیا۔ فرشتے نے دوبارہ پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ بولا: مجھے اُونٹ زیادہ پسند ہیں۔ اسے 10 حاملہ اونٹنیاں دے دی گئیں۔ اب فرشتے نے اسے مال میں برکت کی دُعا دِی اور چلا گیا۔

پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا، پوچھا: تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ گنجا بولا: اچھے بال اور اس بیماری کا خاتمہ جس کے سبب لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو اس کی بھی بیماری دُور ہوگئی اور اسے اچھے بال دے دیئے گئے۔ اب فرشتے نے پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ کہا: گائے۔ فرشتے نے اسے ایک حامِلہ گائے دی اور برکت کی دُعا دے کر آگے چلا گیا۔

پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا، پوچھا: تجھے کونسی چیز زیادہ پسند ہے؟ اندھا بولا: اللہ پاک میری بینائی لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں۔ فرشتے نے ہاتھ پھیرا تو اس کی

آنکھیں روشن ہو گئیں۔ فرشتے نے دوسرا سُوال پوچھا: تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا: بکریاں۔ اسے حامِلہ بکری دے دی گئی۔

اب ان تینوں کے جانوروں نے بچے دیئے، ان کے مال میں خوب برکت ہوئی، اونٹ والے کے اُونٹوں سے وادی بھر گئی، گائے والے کی گائیوں میں اور بکری والے کی بکریوں میں بھی خُوب اضافہ ہوا۔

اب فرشتہ دوبارہ باری باری ان کے پاس آیا، وہ شخص جو پہلے برص کی بیماری میں مبتلا تھا، فرشتہ اس کے پاس ایک برص والے انسان کی شکل میں آیا اور کہا: میں ایک محتاج آدمی ہوں، مُسَافِر ہوں، میرے پاس سَفَر کے اخراجات ختم ہو چکے ہیں، تجھے اسی رَبِّ کریم کا واسطہ جس نے تجھے اچھا اور خوب صُورت رنگ عطا کیا، مجھے ایک اُونٹ دے دو تاکہ میں اپنی منزل پر پہنچ جاؤں۔ یہ سُن کر سابقہ برص کے مریض نے کہا: میرے اخراجات زیادہ ہیں (میں تجھے کچھ نہیں دے سکتا)۔ فرشتے نے کہا: شاید تُو وہی ہے جو پہلے برص کا مریض تھا، پھر اللہ پاک نے تجھے اچھا رنگ، خوب صُورت جسم اور مال و دولت عطا کیا۔ اس پر وہ شخص ناشکری کرتے ہوئے بولا: نہیں! نہیں! یہ مال تو میرے آباء و اَجداد کا ہے، مجھے وراثت میں ملا ہے۔ اس پر فرشتے نے کہا: اگر تُو جھوٹا ہے تو اللہ پاک تجھے پہلے جیسا کر دے۔ پھر فرشتہ گنجے کے پاس گیا، اس سے بھی یُوں ہی سوال جواب ہوئے، اس نے بھی پہلے شخص کے جیسے ہی جواب دیئے۔ آخر فرشتے نے اسے بھی کہا: اگر تُو جھوٹا ہے تو اللہ پاک تجھے پہلے جیسا کر دے۔

پھر فرشتہ تیسرے شخص کے پاس گیا، یہ پہلے نابینا تھا، فرشتہ بھی اس کے پاس نابینا انسان

کی شکل میں گیا اور کہا: میں محتاج ہوں، مُسَافِر ہوں، میرے پاس سَفر کے اخراجات ختم ہو گئے ہیں، اسی رَبِّ کریم کا واسطہ جس نے تیری بینائی لوٹائی، مجھے ایک بکری دے دو۔ اس شخص نے احسان فراموشی نہ کی بلکہ کہا: ہاں! واقعی میں پہلے اندھا تھا، اللہ پاک نے مجھے بینائی عطا کی، تُو میرے مال سے جتنا چاہے لے لے۔ اب فرشتے نے کہا: اپنا مال اپنے پاس رکھ! تم تینوں کو آزمایا گیا تھا، اللہ پاک تجھ سے راضی ہوا اور باقِی دونوں سے ناراض ہے۔[1]

نعمت والی آزمائش میں کامیابی کا طریقہ

حُجَّۃُ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک بندے کو اُس کی مَنْ پسند چیزیں عطا فرماتا اور ان چیزوں کی کثرت فرما دیتا ہے، ان تمام چیزوں کے ذریعے اللہ پاک بندے کا امتحان لیتا ہے کہ وہ کیسے اللہ پاک کے اَحْکام کی حِفَاظت کرتا ہے؟ اللہ پاک نے جن کاموں سے منع کیا ہے، ان سے کیسے بچتا ہے؟ نعمتیں ملنے کی صُورت میں اللہ پاک کی اِطَاعت و فرمانبرداری کیسے کرتا ہے؟ گُناہوں سے کیسے بچتا ہے؟[2]

معلوم ہوا جب بندے کو نعمتوں کے ذریعے آزمایا جائے، اس کا امتحان لیا جائے تو اس امتحان میں کامیابی کی صُورت یہ ہے کہ بندہ نعمتوں کی کثرت پر فخر و تکبر کا شِکار نہ ہو جائے، خُود پسندی کا شِکار نہ ہو، سرکش نہ بن جائے بلکہ اللہ پاک کا شُکر ادا کرے، اللہ پاک کے اَحْکام پر عَمَل کرتا رہے، جن کاموں سے اللہ پاک نے منع کیا ہے، اُن سے بچتا رہے، گُناہوں سے دُور رِہ کر نیکیوں میں زِندگی بسر کرے۔

---

1 ... بخاری، کتاب: احادیثُ الانبیا، باب: حدیث ابرص... الخ، صفحہ: 888، حدیث: 3464۔
2 ... احیاء العلوم مترجم، جلد: 3، صفحہ: 242۔

اللہ پاک ہم سب کو شکر گزاری کے ساتھ، **اللہ پاک** اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کمال فرمانبرداری کرتے ہوئے، نیکیوں والی، اچھی زِندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(3): مَصَائِب کے ذریعے آزمائش کا بیان

پیارے اسلامی بھائیو! اس دُنیا میں ہمیں جن امتحانات اور آزمائشوں سے گزرنا ہوتا ہے، ان کی تیسری صُورت ہے: دُکھ، تکلیفیں، غم اور پریشانیاں۔ یہ وہ صُورت ہے، جسے عام طور پر آزمائش کہا بھی جاتا ہے اور سمجھا بھی جاتا ہے۔ اس آزمائش اور امتحان کی مختلف صُورتوں کا بیان کرتے ہوئے پارہ:2، سورۂ بقرہ، آیت:155 میں **اللہ پاک** فرماتا ہے:

وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِؕ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ(۱۵۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو

اس آیت کے تحت تفسیر نعیمی میں ہے: اے مسلمانو! تم بہترین اُمَّت ہو اور بڑوں کا امتحان بھی بڑا ہی ہوتا ہے، اس لئے کئی مضمونوں میں تمہارا امتحان ہو گا، کبھی دُشمن کے خوف سے، کبھی قحط سالی سے، کبھی فقر و فاقہ سے، کبھی مال میں کمی سے، کبھی اولاد، ماں باپ، عزیز رشتے داروں اور دوستوں کی وفات سے، کبھی تمہارے باغات، کھیتوں اور پھلوں وغیرہ میں کمی سے، غرض؛ تمہارے امتحان کے اتنے پرچے ہیں، ہر پرچے میں

پُورے نمبر حاصِل کرو![1]

مصائِب والی آزمائش میں کامیابی کا طریقہ

پھر اس امتحان میں کامیابی کا کیا طریقہ ہے، اس کا بیان بھی اسی آیت میں ہو گیا کہ

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ | ترجمہ کنزالایمان: اور خوشخبری سُنا ان صبر والوں کو

معلوم ہوا؛ جب مصیبت آئے، پریشانی آئے، دُکھ دَرْد غم آئیں تو اس امتحان میں کامیابی کیسے ملے گی؟ شور مچا کر نہیں، واویلا کر کے نہیں، پریشانیوں کا رونا رو کر نہیں بلکہ اس امتحان میں کامیابی ملے گی صَبر کر کے، اللہ پاک کی رِضا میں راضی رِہ کر۔

اللہ پاک کے نبی حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کے دَور مبارک کا واقعہ ہے، ایک شخص نے ہزار دِرْہم (یعنی چاندی کے سِکّوں) کے بدلے ایک بلبل خریدی، یہ بلبل خُوب بولتی تھی، ایک دِن اس بلبل کے پنجرے کے پاس ایک طوطا آیا اور کچھ بول کر اُڑ گیا، بس اس کے بعد سے ہی بلبل نے بولنا چھوڑ دیا۔ اب یہ شخص اپنا یہ مسئلہ لے کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خِدْمت میں حاضِر ہوا اَور ساری بات عرض کی۔ حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام چونکہ اللہ پاک کے نبی ہیں اور آپ کو پرندوں کی بولیوں کا عِلْم دیا گیا تھا، آپ نے بلبل سے پوچھا: تم کیوں خاموش ہو، بولتی کیوں نہیں ہو؟ بلبل نے عرض کیا: عالی جاہ! میں تو اپنے وطن کو، اپنی اولاد کو یاد کر کے رویا کرتی تھی اور لوگ میرے اس رونے کو گیت سمجھتے تھے۔ مجھے طوطے نے سمجھایا کہ تیری بے صبری ہی اس قید کا باعِث ہے، اگر تُو صبر کرے اور خاموش ہو جائے تو قید سے چُھوٹ جائے گی۔ بَس اب میں نہیں بولوں گی۔

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:155، جلد:2، صفحہ:96 خلاصۃً۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے بلبل کی یہ بات سُن کر اُس کے مالِک سے فرمایا: تُو اس کے بولنے سے نااُمّید ہو جا، یہ اب نہیں بولے گی۔ اس شخص نے جب یہ بات سُنی تو کہنے لگا: پھر مجھے اس بلبل کو پالنے ہی کی کیا ضرورت ہے، میں تو اس کی آواز کا عاشِق تھا، یہ کہہ کر اُس نے پنجرا کھولا اور بلبل کو آزاد کر دیا۔[1]

چپ رِہ سیں تاں موتی مل سَن، صبر کرِیں تاں ہیرے | پاگلاں وانگوں رولا پاویں نہ موتی نہ ہیرے

وضاحت: چُپ رَہو گے تو موتی ملیں گے، صبر کرو گے تو ہیرے ملیں گے اور اگر پاگلوں کی طرح شَوْر مچاتے رہو گے تو مصیبت سے چھٹکارا ملے نہ ملے، موتی اور ہیروں (یعنی ثوابِ آخرت سے ضرور) محروم ہو جاؤ گے۔

مصائب والی آزمائش کی حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! یہ والی جو آزمائش ہے جو دُکھوں، تکلیفوں اور پریشانیوں کی صُورت میں آتی ہے، یہ آزمائشیں کیوں آتی ہیں؟ اس کی حکمتیں کیا ہیں؟ اس بارے میں ایک بات ہمیشہ یاد رکھئے! وہ یہ کہ فرد بدل جانے سے اس آزمائش کی حکمتیں بدل جاتی ہیں، مثلاً ❁ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خِدْمت میں جو تکلیفیں اور پریشانیاں حاضِر ہوتی ہیں، ان کی حکمتیں جُدا ہیں ❁ اولیائے کرام کی خِدْمت میں جو تکلیفیں اور پریشانیاں حاضِر ہوتی ہیں، ان کی حکمتیں جُدا ہیں ❁ عام مسلمانوں کو جن تکلیفوں اور پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے، ان کی حکمتیں جُدا ہیں ❁ گنہگاروں کو جو دُکھ پہنچتے ہیں، ان کی حکمتیں جُدا ہیں۔

حدیثِ پاک میں ہے، پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: سب

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:2، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:155، جلد:2، صفحہ:101۔

سے کڑی آزمائش انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی ہوتی ہے، پھر ان کے بعد درجہ بدرجہ دوسرے لوگوں کی، آدمی اپنے دِین کے مطابق آزمایا جاتا ہے، جو دِین میں پختہ ہو، اس کی آزمائش بھی کڑی ہوتی ہے اور جو دِین میں کمزور ہو، اس کی آزمائش اس کے دِین کے مطابق ہوتی ہے۔(1)

بارگاہِ انبیاء میں آنے والی آزمائش کی حکمتیں

عُلمائے کرام بارگاہِ انبیاء میں حاضِر ہونے والی آزمائشوں کی حکمتیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو عام لوگوں کی نسبت زیادہ ثواب ملتا ہے، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کامِل و اکمل فضائل والے ہیں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی خدمت میں آزمائشیں حاضِر ہوتی ہیں، تاکہ لوگ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا صبر اور ان کا اللہ پاک کی رضا میں راضِی رہنا دیکھیں اور ان کی پیروی کریں، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام عام انسانوں جیسے نہیں ہوتے، ان کے فضائِل بلند ہوتے ہیں، انہیں معجزات عطا کئے جاتے ہیں، لہٰذا اِن پر آزمائش بھی بھیجی جاتی ہے تاکہ لوگ انہیں خُدا نہ سمجھ بیٹھیں۔(2)

بارگاہِ اولیاء میں آنے والی آزمائش کی حکمتیں

اَوْلیائے کرام کی خدمت میں حاضِر ہونے والی آزمائشوں کی حکمت کیا ہے، اس کا بیان کرتے ہوئے عَلَّامہ قرطبی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اپنے پاکیزہ بندوں کی آزمائش فرماتا ہے تاکہ یہ فضائل میں کامِل ہو جائیں، اللہ پاک کے ہاں ان کے درجات بلند

---

1 ... جامع صغیر، صفحہ:69، حدیث:1054۔

2 ... فیضُ القدیر، جلد:1، صفحہ:662، زیرِ حدیث:1054 خُلاصۃً۔

ہو جائیں۔ حُضُور غوثِ پاک رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ پاک اپنے اولیا کو ہمیشہ آزمائشوں میں رکھتا ہے تاکہ ان کے دِل ہمیشہ اللہ پاک کی طرف متوجہ رہیں، ان پر کبھی غفلت طاری نہ ہو اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ پاک ان سے محبت فرماتا ہے اور یہ اللہ پاک سے محبت کرتے ہیں۔[1]

ایک عبادت گزار کی آزمائش

حضرت وہب بن مُنَبِّہ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سے روایت ہے: دو عبادت گزار 50 سال تک اللہ پاک کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخر میں ایک عبادت گزار کو ایک خطرناک جسمانی بیماری لگ گئی، اس عبادت گزار نے روتے ہوئے بارگاہِ اِلٰہی میں اِلتجا کی: اے میرے پاک پروردگار! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حکم مانا، تیری عبادت کرتا رہا، پھر بھی مجھے اتنی خطرناک بیماری میں مبتلا کر دیا گیا، اس میں کیا حکمت ہے؟

اللہ پاک نے فرشتوں کو حکم فرمایا: اس سے کہو! تُو نے جو عبادت و ریاضت کی ہے، وہ ہماری ہی عطا کردہ توفیق سے ہے، وہ ہمارے احسان کا نتیجہ ہے، باقی رہی بیماری تو اس میں تجھے اس لئے مبتلا کیا گیا ہے تاکہ تجھے نیک لوگوں کے مرتبے پر فائز کر دیا جائے۔[2]

میری مشکلیں گر تِرا امتحاں ہے | تو ہر غم قسم سے خوشی کا سماں ہے
گُناہوں کی میرے اگر یہ سزا ہے | تو پھر مشکلوں کو مٹا میرے مولیٰ

---

1 ... فیض القدیر، جلد:1، صفحہ:663، زیرِ حدیث:1055 خلاصۃً۔
2 ... عیون الحکایات، صفحہ:196۔

بہت آزمائشیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں

پارہ 21، سورۂ رُوم، آیت: 41 میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾

ترجمہ: خشکی اور تری میں فَسَاد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔

اس آیتِ کریمہ میں بتایا گیا کہ قحط سالی، بارش نہ ہونا، پیداوار کی قلت، تجارت کا نقصان، بے برکتی، طرح طرح کی بیماریاں، سمندری طوفان اور مختلف آزمائشیں گُناہوں کی وجہ سے آتی ہیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک بندہ گُناہ کے باعث رِزْق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔[1]

گناہوں کی وجہ سے آنے والی آزمائش کی دو حکمتیں

اے عاشقانِ رسول! اس آیتِ کریمہ کے آخر میں گُناہوں کی وجہ سے آنے والی آزمائشوں کی دو حکمتیں بیان ہوئی ہیں:

(1): ارشاد ہوتا ہے:

لِيُذِيْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا

(پارہ:21، سورۂ رُوم:41)

ترجمہ: تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے

یعنی تکلیفیں، پریشانیاں، مصیبتیں، بیماریاں، تنگ دستیاں، بے روزگاریاں کیوں آتی

1 ... سنن ابن ماجہ، کتاب: الفتن، صفحہ: 649، حدیث: 4022۔

ہیں؟ گُناہوں کی سزا کے طَور پر۔ لہٰذا جب بھی کوئی مصیبت یا پریشانی آئے تو غَور کرنا چاہئے کہ ہم سے کیا گُناہ ہوا جس کی سزا کے طَور پر یہ پریشانی آئی ہے، کئی لوگ یُوں کہتے سُنائی دیتے ہیں: مولانا صاحِب! بڑے وِرْد وَظیفے کئے، سجدوں میں گِر کر بھی رویا، بڑی دُعائیں کیں مگر پریشانی حَل نہیں ہو رہی۔ **پیارے اسلامی بھائیو!** اَوّل تو ہمیں اپنے آپ کو نیک سمجھنا ہی نہیں چاہئے اور یہ بھی یاد رکھئے! ہم بُھول جاتے ہیں لیکن اللہ پاک بھولنے سے پاک ہے اور اللہ پاک بڑا مہربان ہے، اللہ پاک بہت مرتبہ ہمیں مہلت دیتا ہے، دیئے رکھتا ہے، آخر جب ہم توبہ نہیں کرتے تو آزمائش آتی ہے، اس لئے پریشانی آئے تو شکوے کرنے، رونے دھونے کی بجائے اِنْصاف کے ساتھ ماضِی میں جھانک کر دیکھئے! کہیں ایسا تو نہیں کہ بہت عرصہ پہلے ہم سے کوئی گُناہ ہو گیا تھا، جس کی سزا اَب مِل رہی ہے۔

30 سال بعد بد نِگاہی کی سزا ملی

مُلکِ شام کے رہنے والے ایک بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ایک اَمْرَد (یعنی خُوبصُورت لڑکے) پر میری نِگاہ پڑی، میں نے اُسے دیکھا تو دیکھتا ہی رِہ گیا، اتنے میں حضرت اِبْنِ جَلاء دمشقی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تشریف لے آئے، انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا تو مجھے اُن سے حیا آئی، انہوں نے میرا ہاتھ دباتے ہوئے فرمایا: تم کچھ عرصہ بعد اس گُناہ کی سزا پاؤ گے۔ وہ شامی بزرگ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے 30 سال بعد اس گُناہ کی سزا ملی۔

میری مشکلیں گر تِرا امتحاں ہے | تو ہر غم قسم سے خوشی کا سماں ہے
گُناہوں کی میرے اگر یہ سزا ہے | تو پھر مشکلوں کو مٹا میرے مولیٰ

(2): پارہ: 21، سُورۂ رُوم کی آیت: 41 جو ہم نے سُنی، اس میں آزمائش کی دُوسری حکمت

یہ بیان ہوئی:

لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ | تاکہ وہ باز آجائیں۔

یعنی یہ مصیبتیں، پریشانیاں غافِلوں کو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے آتی ہیں، اس لئے آتی ہیں تاکہ لوگ رجوع کریں، توبہ کریں اور اللہ پاک کے نیک اور فرمانبردار بندے بَن جائیں۔ معلوم ہوا تکلیف آئے، پریشانی آئے، مصیبت آئے تو توبہ کرنی چاہئے، اللہ پاک کی طرف رجُوع کرنا چاہئے، گُناہ چھوڑ کر نیکیوں کی طرف بڑھنا چاہئے مگر افسوس! ہم پر مصیبت آئے، ہم پر پریشانی آئے، کسی عزیز کی موت واقع ہو جائے، تنگ دستی ہو جائے، روز گار بند ہو جائے تو لوگ اُلٹا گُناہوں کی طرف بڑھتے ہیں، مَعَاذَ اللہ! اللہ پاک پر اعتراض کرتے ہیں، شکوے کرتے ہیں، نمازوں سے دُور ہو جاتے ہیں، غور کر لیجئے! معاشرے میں کتنے ایسے لوگ ہیں ❁ جن کا کوئی عزیز فوت ہو جائے تو وہ غُسل، کفن اور جنازے کی مَصرُوفیات میں نمازیں قضا کر ڈالتے ہیں ❁ واویلا مچاتے ہیں ❁ غُربت آجائے تو رونے روتے ہیں، مَعَاذَ اللہ! لوگوں کے سامنے اللہ پاک سے شکوے کرتے ہیں۔

آہ! پریشانیاں، مصیبتیں آتی ہیں غفلت سے بیدار کرنے کے لئے مگر ہم لوگ مزید غفلت کا شِکار ہو جاتے ہیں، ایسے لوگ بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہیں، جن کا کاروبار بند ہو جائے، تنگ دستی ہو جائے تو مسجد کے امام صاحب سے کہتے ہیں: مولانا صاحب! کاروبار بند ہو گیا ہے، کوئی وظیفہ بتادیجئے! جب امام صاحب وظیفہ بتا کر کہتے ہیں: یہ وظیفہ فجر کے بعد پڑھنا ہے تو بڑی لجاجت سے کہتے ہیں: مولانا صاحِب! فجر نہیں پڑھی

جاتی، کوئی اَور وظیفہ بتائیے۔ الامان والحفیظ! مصیبت آئی ہے، پریشانی آئی ہے، یہ تو غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ہے، یہ تو نیکیوں کی طرف لے جانے کے لئے ہے، یہ تو اس لئے آئی ہے تاکہ توبہ کر لو، مرنے سے پہلے گُنَاہ چھوڑ دو، اللہ پاک کے ساتھ رشتہ جوڑ لو، کیا اب بھی فجر نہیں پڑھی جائے گی، کیا اب بھی گانے باجے چلتے رہیں گے، کیا اب بھی فضولیات میں مَصرُوفیت رہے گی۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

فَلَوْ لَاۤ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

(پارہ:7، سورۂ اَنْعام:43)

ترجمہ کنزالعرفان: تَو کیوں ایسا نہ ہوا کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑاتے لیکن ان کے تو دِل سخت ہو گئے تھے۔

یعنی ہم نے انہیں قحط، بھوک، بیماریوں وغیرہ میں گرفتار کر دیا تاکہ وہ ان مصیبتوں کی وجہ سے ہمارے دروازے پر آئیں، ہماری بارگاہ میں گڑگڑائیں، ہمارے رسولوں کی پیروی کریں تو وہ لوگ ہمارے دروازے پر گڑگڑاتے ہوئے کیوں نہ گرے؟ کیا انہیں ہماری رحمت کی ضرورت نہیں؟ کیا ہم نے اپنا دروازہ اُن کے لئے بند فرما دیا تھا؟ کیا انہیں ہمارے دَر پر آنے میں کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے؟ نہیں، ان پر دروازہ بند نہیں کیا گیا، پھر بھی انہوں نے ایسا نہ کیا، نہ وہ ہمارے رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے فرمانبردار بنے، نہ ان مصیبتوں سے ان کی آنکھیں کھلیں، کیوں؟ اس لئے کہ ان کے دِل سخت ہو چکے ہیں۔[1]

اللہ پاک ہم سب کو ہر حال میں صبر و شُکر کا پیکر بنے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

---

1 ... تفسیر نعیمی، پارہ:7، سورۂ انعام، زیرِ آیت:43۔

بیان کا خُلاصہ

اے عاشقانِ رسول! یہ ہیں آزمائشیں.. کتنی قسم کی ہیں؟ 3 قسم کی: (1): شرعی اَحْکام (2): مختلف نعمتیں (3): دُکھ، دَرْد اور پریشانیاں۔ شَرْعی اَحْکام والی آزمائش میں کامیابی کا یہی طریقہ ہے کہ ہم پُوری زِندگی شریعت پر عمل پیرا رہیں، خوشیوں اور نعمتوں کے ذریعے جو آزمائش ہوتی ہے، اس میں کامیابی کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اللہ پاک کا شُکر ادا کریں اور مصیبت، پریشانی وغیرہ کی صُورت میں جو آزمائش آتی ہے، اس میں کامیابی کا طریقہ یہ ہے کہ ہم تَوبہ کریں، گُناہ چھوڑیں، نیکیوں کی طرف بڑھیں اور صَبْر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! عِلْمِ دین سیکھنے، نیکیوں کا جذبہ پانے، گُناہوں سے بچنے، اچھا اور باکردار مسلمان بننے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے، ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں بھی خُوب بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ اِن شآءَ اللہ الْکَرِیْم! دِین و دُنیا کی بے شُمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔

ذیلی حلقے کے 12 دِینی کاموں میں سے ایک دِینی کام ہے: مدنی قافلہ۔ الحمد للہ! عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سَفَر کی برکت سے مصیبتیں دُور ہونے، پریشانیاں ختم ہونے، گناہوں کی عادتیں ختم ہونے کی مدنی بہاریں سُننے کو ملتی رہتی ہیں۔

19 سال پُرانا مرض

کراچی (پاکستان) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں تقریباً 19 سال سے سانس کے مرض میں مبتلا تھا، اس وجہ سے میں بہت پریشان تھا، دوائیوں سے وقتی طَور پر آرام تو آجاتا مگر مستقل سکون نہیں تھا۔ میری خوش قسمتی کہ اسی دوران عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلے میں شرکت کی سعادت ملی۔ مدنی قافلے کی برکت سے میرے دِن رات عبادتِ اِلٰہی میں گزرے اور عِلْم دین سیکھنے کا موقع ملا اور اس کے ساتھ ساتھ الحمد للہ! ان 3 دِن میں مجھے نہ ڈاکٹر کے پاس جانے کی ضرورت پیش آئی، نہ انجکشن لگوایا۔ اللہ پاک کے کرم سے 3 دِن کے مدنی قافلے کی برکت سے میرے 19 سال پُرانے مرض میں نمایاں کمی آگئی۔ (مفلوج کی شفایابی کا راز، صفحہ: 12)

لُوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو! | سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو!
دُکھ کے دَرماں ملیں، آئیں گے دِن بھلے | ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعَادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے فرمایا: **مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِی فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَحَبَّنِی کَانَ مَعِی فِی الْجَنَّۃ** جس نے میری سُنّت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

1... مشکوٰۃ، کتاب: الاِیمان، باب: الاِعْتِصَام، جلد: 1، صفحہ: 55، حدیث: 175۔

سینہ تیری سُنّت کا مدینہ بنے آقا! | جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

بیٹھنے کی سنتیں اور آداب

فرمانِ آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو لوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذِکْرُ اللہ اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق (یعنی جُدا جُدا) ہو گئے، انہوں نے نقصان کیا، اللہ پاک چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔[1]

بیٹھنے کی سنتیں: ❁ حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کعبہ شریف کے صحن میں اِحْتِبَاء کی صُورت میں تشریف فرما دیکھا۔ (**اِحْتِباء کا مطلب** یہ ہے کہ آدمی سُرین کے بَل بیٹھے اور اپنی دونوں پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے، اس قسم کا بیٹھنا عاجزی میں شُمار ہوتا ہے) ❁ حُضُور پُر نُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نمازِ فجر پڑھ لیتے تو چار زانو (یعنی چوکڑی مار کر) بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سُورج اچھی طرح طُلُوع ہو جاتا۔ ❁ حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی کسی مجلس میں کسی کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے، نہ اولاد کی طرف، نہ ازواجِ پاک کی طرف، نہ غلاموں کی طرف ❁ مبلغ اور مُدَرِّس کے لئے دورانِ بیان و تدریس سُنّت یہ ہے کہ پیٹھ قبلے کی طرف رکھیں تاکہ ان سے علم کی باتیں سننے والوں کا رُخ قبلے کی طرف ہو سکے۔

بیٹھنے کے آداب: ❁ دو زانو (یعنی جس طرح نماز میں اَلتَّحِیَّات میں بیٹھتے ہیں، اس طرح بیٹھنا) اَفْضَل ہے ❁ حضرت ابنِ عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اکثر قبلے کو منہ کر کے بیٹھتے تھے ❁ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پیر و اُستاد کے بیٹھنے کی جگہ پر ان کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔

---

1 ... مستدرک، جلد:2، صفحہ:168، حدیث:1869۔

❁ جب کسی اجتماع یا مجلس میں آئیں تو لوگوں کو پھلانگ کر آگے نہ جائیں، جہاں جگہ ملے، وہیں بیٹھ جائیں ❁ جب بیٹھیں تو جوتے اُتار لیں، آپ کے قدم آرام پائیں گے ❁ جب بھی بیٹھیں پردے کی جگہوں کی کیفیت نظر نہیں آنی چاہئے، لہٰذا "پردے میں پردہ" کے لئے گھٹنوں سے قدموں تک چادر ڈال لی جائے، اگر کُرتا سُنّت کے مطابق آدھی پنڈلی تک ہو تو اس کے دامن سے بھی "پردے میں پردہ" کیا جا سکتا ہے۔[1]

سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی **بہارِ شریعت** جلد:3 سے حِصّہ 16 اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه کا 91 صفحات کا رسالہ **550 سنّتیں اور آداب** خرید فرمایئے اور پڑھئے۔ سنّتیں سیکھنے کا ایک ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِيْن بِجَاهِ خَاتَمِ النَّبِيِّيْن صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) یہ دُرُود

---

[1] ...550 سنّتیں اور آداب، صفحہ:8 تا 11 خُلاصۃً۔

شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[4]

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔
2 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔
3 ... قَوْلُ البَدِیع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
4 ... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شخص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شخص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[2]

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

---

1 ... قَوْلُ البَدِیع، باب اَوَّل، صفحہ: 125۔
2 ... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔
3 ... مَجْمَعُ الزَّوائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد: 10، صفحہ: 254، حدیث: 17305۔

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات 18 نومبر 2021ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! **ہفتہ وار مدنی مذاکرے میں امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ **کی طرف سے کسی رِسالے کا مطالعہ** کرنے یا آڈیو سُننے کی ترغیب اِرشاد فرمائی جاتی ہے، آنے والے ہفتے کے مدنی مذاکرے میں اس رِسالے "**اِمامِ اعظم** رحمۃ اللہ علیہ **کا حُسنِ سلوک**" کا اِعلان کیا جائے گا، تمام عاشقانِ رسول **مطالعے کی برکات** اور **امیرِ اہلسنّت کی دُعائیں** لینے کے لیے یہ رسالہ ضرور حاصل فرمائیں۔

فیضان مدنی مذاکرہ جاری رہے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہر ہفتے **امیرِ اہلِسنّت دامت برکاتہم العالیہ** مدنی چینل پر براہِ راست ہفتہ وار (Weekly) مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، آنے والے ہفتے کو بھی رات تقریباً **09:00 بجے مدنی چینل پر براہِ راست** (Live) ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوت و نعت سے ہوگا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سوالات کے جوابات بھی عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم

مکتبۃ المدینہ کا اعلان

مکتبۃ المدینہ سے شائع ہونے والی **عقائد، معمولاتِ اہلسنت، عبادات، معاملات، مُنجیات اور**

---

1 ... تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔

مہلکات پر مشتمل جامع کتاب بنام "**فرض علوم سیکھئے**" کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے:(❀) علم غیب اور نورانیت و بشریتِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا بیان۔(❀) غیر اللہ سے مدد مانگنے کا بیان۔(❀) نماز، روزہ، غسل اور وضو وغیرہ کے احکام۔(❀) نکاح و ولیمے کے احکام(❀) خرید و فروخت اور سُود کا بیان۔ یہ کتاب مکتبۃ المدینہ سے 750 روپے میں قیمتاً خرید فرمائیں۔

مدنی قافلوں کے مسافروں کے لیے دُعائے عطار

اے مالکِ کریم! جو کوئی عیسوی ماہ کے تیسرے جمعے کو مدنی قافلے میں 3 دن کے لیے سفر پر روانہ ہو، اس کو جنت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس عطا فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہفتہ وار اجتماع میں رات گزارنے والوں کے لیے دُعائے عطار

یا الٰہی! جو اسلامی بھائی مہینے کی تیسری جمعرات ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رات گزارے اور اشراق تک ٹھہرا رہے، اُس سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے راضی ہو جا اور عشقِ رسول کی لازوال نعمت سے اُسے مالا مال فرما۔ اٰمِین بِجَاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سیکھنے سکھانے کے حلقوں کا جدول

آج سیکھنے سکھانے کے حلقوں میں ہم "**عمامہ باندھنا**" کے موضوع پر سُنیں گے مثلاً(❀) عمامہ باندھنا سُنّتِ مبارکہ ہے (❀) عمامے والوں پر فرِشتوں کا سلام (❀) عمامہ باندھنے کے فضائل و برکات (❀) گھر میں داخل ہونے کی دُعا یاد کروائی جائے گی، دُعا یاد کروانے کے بعد نیک اعمال کے رسالے سے اجتماعی جائزہ لیا جائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم